سوال

کیا بیوی سے صحبت وجماع ستر نمازوں کے برابر ہے

جواب

الحمدللہ

اول :

جب کوئی شخص اپنی بیوی سے مجامعت کرتا ہے تو اس کو اجروثواب حاصل ہوتا ہے کیونکہ اس نے حرام چھوڑ کر حلال کو اختیار کیا ہے ، اور اس کی تائید وتاکید نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی درج ذیل حدیث سے بھی ہوتی ہے :

ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ صحابہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرنے لگے اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مالدار لوگ اجروثواب اٹھا کرگئے وہ بھی اسی طرح نماز ادا کرتے ہیں جس طرح ہم نماز ادا کرتے ہیں ، اور جس طرح ہم روزے رکھتے ہیں وہ بھی روزے رکھتے ہیں اوراپنے زائد مال سے صدقہ وخیرات کرتے ہیں

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

کیا اللہ نے تمہارے لیے بھی ایسا نہیں بنایا جس سے تم بھی صدقہ کرسکتے ہو ، بلاشبہ ہر تسبیح سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے اور ہر تکبیر اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے ، اور ہر حمد الحمدللہ کہنا صدقہ ہے ، اور ہر کلمہ لاالہ الااللہ پڑھنا صدقہ ہے ، اور نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا صدقہ ہے ، اور تم میں سے ہر ایک کی شرمگاہ میں صدقہ ہے

صحابہ کرام نے عرض کیا : اے اللہ تعالی کی رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں کوئی ایک اپنی شہوت پوری کرتا ہے تو کیا اسے اس پر بھی اجروثواب حاصل ہوتا ہے ؟

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" اچھا تم مجھے یہ بتاؤ کہ اگر وہ اسے حرام میں استعمال کرے تو کیا اسے گناہ ہوگا ؟

تو اسی طرح اگر وہ اسے حلال میں استعمال کرتا ہے تو اسے اجروثواب بھی حاصل ہوگا "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1674).

اھل الدثور سے مراد مالدار لوگ ہیں

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

قولہ صلی اللہ علیہ وسلم : " وفی بضع احدکم صدقۃ " بضع کی باء پر پیش ہے اور اس کا اطلاق جماع وصحبت پر ہوتا ہے ، اور شرمگاہ پر بھی بولا جاتا ہے

... اس میں دلیل پائی جاتی ہے کہ اگر نیت اچھی اور سچی ہو تو مباح اشیاء بھی طاعت بن جاتی ہے ، چنانچہ جب انسان جماع میں اپنی بیوی کے حق کی ادائیگی اور اس سے حسن

معاشرت کا ارادہ رکھتا ہو جس کا اللہ نے حکم دیا ہے، یا اس کا ارادہ نیک وصالح اولاد کا حصول اور اپنے آپ کو حرام سے بچانا اور عفت و عصمت والا بنانا، یا اپنی بیوی کی عفت و عصمت والی بنانا اور حرام کی طرف نظر کرنے اور دیکھنے اور سوچنے یا ارادہ کرنے سے باز رکھنا ہو یہ نیک وصالح مقاصد ہیں اور اس طرح یہ عبادت بن جائیگا

اور صحابہ کرام کا قول :

"اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے کوئی شخص اپنی شہوت پوری کرتا ہے تو اس میں بھی اسے اجروثواب حاصل ہوگا"

دیکھیں : شرح مسلم للنووی (92/7).

دوم :

اور آپ کا یہ قول :

"اس کا ثواب ستر نوافل کے برابر ہوتا ہے"

شائد آپ بیوی کے ساتھ مجامعت کے ثواب کے متعلق سوال کررہے ہیں، اور لگتا ہے آپ کا یہ قول اس بنا پر ہے کہ آپ نے امام نووی رحمہ اللہ کی کتاب مسلم کی شرح پڑھی ہے، اور وہ یہ کلام ہے جو ابھی ہم اوپر بیان کر آئے ہیں جہاں شیخ رحمہ اللہ نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کے متعلق کلام کرتے ہیں کہ یہ واجب ہے، اور پھر انہوں نے سبحان اللہ اور اللہ کے ذکر کے متعلق بیان کیا ہے کہ یہ سنت ہے

پھر وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک فرض ستر نوافل کے برابر ہے پھر ان کا کہنا ہے تو انہوں نے اس میں ایک حدیث کو لیا ہے اور پھر اس کلام کو ختم کرنے کے بعد کہتے ہیں :

قولہ صلی اللہ علیہ وسلم : "وفی بضع احدکم" شائد آپ یہ سمجھے ہیں کہ جس حدیث کو انہوں نے لیا ہے وہ حدیث ہے : وفی بضع احدکم"

اگر تو ایسا ہی تو آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ پہلی کلام بعد والی کلام سے علیحدہ ہے اس کا دوسرے سے تعلق نہیں امام نووی کا قول :

اس حدیث سے "یعنی کوئی بھی حدیث، لیکن امام نووی نے اس حدیث کو ذکر نہیں کیا، پھر جب وہ فرض نفل اور ان کے درمیان مراتب میں اپنی کلام سے فارغ ہوئے تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمان :

"وفی بضع احدکم "کی شرح کرنا شروع کی ہے تو اس طرح یہ وہم پیدا ہوا ہے

ہمارے خیال میں تو ایسا ہی ہوا ہے، لیکن اگر آپ یہ خیال اور ارادہ کرتے ہیں کہ ایک فرض ستر نفل کے برابر ہے تو اس میں امام نووی کا قول آیا ہے لیکن انہوں نے اس کے متعلق کوئی حدیث ذکر نہیں کی

اوپر جو اشارہ کیا گیا ہے اس سے ہمیں امام نووی رحمہ اللہ کی مراد کا پتہ چل گیا ہے اور وہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کے فائدہ میں آرہا ہے جو انہوں نے بیان کیا ہے

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

فائدہ :

امام نووی رحمہ اللہ نے "زیادات الروضۃ" میں امام الحرمین سے نقل کیا ہے کہ بعض علماء کہتے ہیں کہ فرض کا ثواب نفل کے ثواب سے ستر درجہ زیادہ ہے، امام نووی کہتے ہیں

انہوں نے اس میں ایک حدیث لی ہے " انتہی

اورمذکورہ حدیث جسے امام نووی نے (آخر میں) بیان کی ہے وہ رمضان المبارک کے متعلق سلمان کی مرفوع حدیث ہے " جس نے اس میں کسی خیر کے ساتھ قرب اختیار کیا تووہ کی طرح ہے جس نے رمضان کے علاوہ کسی اورایام میں فرض ادا کیا اورجس نے رمضان میں ایک فرض ادا کیا تووہ اس کی طرح ہے جس نے رمضان کے علاوہ میں ستر فرض ادا کیے " انتہی

یہ حدیث ضعیف ہے اسے ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے اوراس کی صحت کے قول کو معلق رکھا ہے

دیکھیں : التلخیص الحبیر (118/3).

اورحافظ ابن حجر کا کا مقصد یہ ہے کہ ابن خزیمہ نے اس کے صحیح ہونے کے قول کو معلق رکھا ہے جو صحیح ابن خزیمہ (191/3) کو دیکھنے سے واضح ہوگا جس پرانہوں نے باب باندھتے ہوئے کہا ہے اگر صحیح ہوتو رمضان المبارک کے فضائل کے متعلق باب " اھ

اوراس حدیث میں علی بن زید بن جدعان راوی ضعیف ہے

واللہ اعلم.